32724 ـ ايك لاكھ ريال صدقه كرنے كى نذر مانى تو كيا اسے اپنى نذر پورى كرنا ہو گى ؟

سوال

ايك شخص نے كہا: مجھ پر اللہ كا وعدہ كہ اگر ميں نے ايسا كيا تو ايك لاكھ ريال صدقہ كرونگا، اور پھر اس نے وہ عمل كر ليا، اب وہ اپنے كيے پر نادم ہے اور اتنى زيادہ رقم صدقہ نہيں كرنا چاہتا، تو كيا اس كے ليے قسم كا كفارہ دينا جائز ہے، يا اس كے ليے يہ رقم صدقہ كرنى واجب ہے، يہ علم ميں رہے كہ وہ چار لاكھ ريال كا مالك ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جى ہاں آپ كے ليے اپنى نذر پورى كرنى لازم ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى كرنے كى نذر مانى وہ اس كى اطاعت و فرمانبردارى كرے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6318).

اور يہاں كئى ايك امور كو جاننا ضرورى ہے:

اول:

نذر كى تعريف: مكلف شخص كا اپنے آپ كو ايسى چيز كا لازم كر لينا جو شريعت اسلاميہ نے اس پر لازم نہيں كى.

دوم:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمايا ہے.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نذر ماننے سے منع كرتے ہوئے فرمايا:

" يہ كسى چيز كو واپس نہيں لاتى ، بلكہ يہ تو بخيل سے نكالنے كا ايك بہانہ ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6234) صحيح مسلم حديث نمبر (1639)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: " بلکہ بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے "

اس کا معنی یہ ہے کہ: وہ نیکی یا نیک فعل کو خالصتا نفلی نہیں کر رہا بلکہ یہ تو مریض کی شفایابی یا کسی اور کام کے مقابلے اور عوض میں کر رہا ہے، جس پر اس نے نذر معلق کر رکھی تھی. اھ

اور بعض علماء کرام نے تو اسے حرام بھی کہا ہے ۔ جن میں شیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ تعالی بھی شامل ہیں ۔ اور جمہور اس کی کراہت کے قائل ہیں، لیکن وہ اس میں اختلاف نہیں کرتے کہ جب کوئی شخص نذر مانے تو اسے پورا کرنا اس کے لیے واجب ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اور جس نے اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی تو وہ معصیت کا مرتکب نہ ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

اور شریعت اسلامیہ نے نذر مان کر اسے پورا نہ کرنے والوں کی مذمت کی ہے، اور بیان کیا ہے کہ ایسے لوگ بہتر دور کے بعد پیدا ہونگے.

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت کا سب سے بہترین دور میرا دور ہے، اور پھر اس کے بعد آنے والوں کا، اور پھر اس کے بعد آنے والوں کا ۔ عمران رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بعد دو یا تین کا ذکر کیا ۔ پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی جو گواہی دیں گے اور انہیں گواہی کے لیے بلایا بھی نہیں جائےگا، اور وہ امانتوں میں خیانت کے مرتکب ٹھرینگے، اور امانت کا خیال نہیں کرینگے، اور نذریں تو مانیں گے لیکن نذر پوری نہیں کرینگے، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2508) صحیح مسلم حدیث نمبر (2535)

اس بنا پر واجب ہے کہ نذر ماننے والے کو اپنی نذر پوری کرتے ہوئے اتنی رقم صدقہ کرنا ہو گی جتنی نذر مانی ہے، اور اس کے لیے نذر پورا نہ کرنا حلال نہیں، اور نذر مانی ہوئی رقم صدقہ کرنے کی استطاعت ہوتے ہوئے قسم کا کفارہ ادا کرنا کافی نہیں.

ثابت بن ضحاك رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے دور میں ایك شخص نے بوانہ نامی جگہ میں اونٹ ذبح كرنے كی نذر مانی تو وہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے پاس آیا اور عرض كی: میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح كرنے كی نذر مانی ہے.

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كیا وہاں جاہلیت كے بتوں میں سے كوئی بت تھا جس كی عبادت كی جاتی تھی ؟

تو صحابہ نے جواب دیا: نہیں

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كیا وہاں ان كا كوئی میلہ ٹھیلہ لگتا تھا؟

تو صحابہ كرام نے جواب دیا: نہیں

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اپنی نذر پوری كرو؛ كیونكہ اللہ تعالی كی معصیت و نافرمانی كی نذر پوری كرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس میں جس كا ابن آدم مالك ہی نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3313) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے" التلخیص الحبیر " (4 / 180) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

صنعانی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

یہ حدیث اس بات كی دلیل ہے كہ جس نے صدقہ یا كسی معین جگہ پر نیكی كرنے كی نذر مانی اور اس جگہ میں كوئی جاہلی كام نہ ہو تو اس نذر كو ماننا ضروری ہے.

دیكھیں: سبل السلام (4 / 114).

لیكن اگر اس شخص كا اس نذر سے مقصد اپنے آپ كو اس فعل سے روكنا اور منع كرنا ہو تو اس وقت اس كا حكم قسم كا ہو گیا اور اس پر قسم كا كفارہ ہے، اور اسے یہ نذر پوری كرنی لازم نہیں.

اس كی مزید تفصیل سوال نمبر (45889) كے جواب میں دیكھیں.

واللہ اعلم .